نقد و نظر

اقبال کی شاعری

مؤلفہ جناب مولوی عبدالمالک صاحب آروی، سلسلۂ "طاق بستان آرہ" تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶

کتابت و طباعت متوسط صفحات ۶۶۔

یہ در اصل ایک علمی مقالہ ہے جو یوم اقبال کی تقریب میں ۹؍ جنوری ۳۸ء کو شاہ آباد اردو لائبریری کے جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ فاضل مؤلف نے اس مقالہ میں سب سے پہلے اردو شاعری کے مختلف ادوار پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی ہے۔ پھر اقبال اور اس کی شاعری کے عنوان سے اس پر بحث کی ہے کہ اقبال کی شاعری کن اثرات سے متأثر ہے ہمارے خیال میں یہ بحث ایک بڑی حد تک سیر حاصل ہے اس کے بعد اقبال کی "صوفیانہ شاعری" "اقبال اور اسلامیات"۔ "اقبال اور بین الاقوامی تأثرات" ان عنوانات کے ماتحت اقبال کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے "اقبال کی فلسفیانہ شاعری" کے زیر عنوان۔ اولاً فلسفہ کی حقیقت، اس کے اسکول اور زندگی سے متعلق مغربی فلاسفہ کے مختلف نظریے بیان کئے گئے ہیں۔ پھر اقبال کی فلسفیانہ شاعری کے اجزاء ترکیبی بتائے ہیں۔ مقالہ کا اہم اور طویل باب یہی ہے۔ اس کے بعد اقبال کی سیاسیات اور اس کے ادبی انداز اور زبان پر چند خیالات کا اظہار کیا ہے۔

یہ مقالہ۔ مقالہ کے اعتبار سے بہت جامع اور مکمل ہے ورنہ اقبال کی شاعری پر بحث کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری نے غالب پر جو فلسفیانہ مقالہ لکھا تھا اور جو "محاسن کلام غالب" کے نام سے عرصہ ہوا کہ شائع ہو چکا۔ زیر نظر مقالہ اسی انداز پر اقبال کی شاعری پر لکھا گیا ہے جو اپنی نوعیت میں بہت کامیاب ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے متعدد مقام پر اقبال کو "حالی اسکول" کی پیداوار کہا ہے

رکھیں وہ اس سے اختلاف ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی زبوں حالی نے حالی اور اقبال دونوں کو متاثر کیا اور دونوں نے قومی شاعری کی ایک نئی طرح ڈالی۔ شیخ عبدالقادر نے بانگ درا کے دیباچہ میں بالکل بجا کہا ہے کہ "اگر غالب نہ ہوتے تو اقبال بھی نہ ہوتے" واقعہ یہ ہے کہ اقبال کے طرز و انداز اور زندگی کی حقیقت نگاری میں غالب کا رنگ تو نظر آتا ہے۔ لیکن اُس کو حالی اسکول کی پیداوار کہنا صحیح نہیں" حالی کی حیثیت صرف ایک "واعظ قوم" کی ہے جو اپنی "شعلہ مقالی" سے برہم زنِ ہنگامہ محفل" بھی ہے۔ لیکن اقبال ایک عمیق النظر فلسفی، ایک دقیقہ رس حکیم، اور ایک بلند پایہ خطیب کی حیثیت سے خطاب کرتا ہے صحیفہ زندگی کا ایک ایک باب۔ اقوام کے عروج و تنزل کے نفسیاتی اسباب۔ اور انسانیت و روحانیت کے تمام مدارج و مراتب اُسکی نگہ حقیقت بیں پر عیاں ہیں۔ اور وہ اُنکا (Scientific analysis) علمی تجزیہ کرکے ایک ایک پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔ "ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔"

حالی کو صرف ایک عمدیدہ ماں کی طرح رونا آتا ہے۔ لیکن اقبال زندگی اور موت کا فلسفہ بیان کرتا ہے۔ حیات اقوام کی بقا و فنا کی تفسیر کرتا ہے۔ اور پھر اپنے "پیغام عمل" سے مشرق کی اقوام مردہ کی رگوں میں حیات نو کی رُوح دوڑا دیتا ہے۔ حالی صرف مسلمانوں کو بُرا بھلا کہنا جانتے ہیں۔ لیکن اقبال استعمار فرنگ اور تمدن فرنگ کے عفریتِ خون آشام کے سر پر ایک گرز گراں بھی مارتا ہے اور اُس کی ہلاکتوں کو بیان کرکے مسلمانوں کو اُس سے بچنے کی دعوت دیتا ہے۔

حالی صرف ایک مولوی ہیں۔ اقبال فلسفہ مشرق و مغرب کے جامع، قدیم و جدید نظریات و افکار سے واقف، اور مستعمرین فرنگ کی سیاسی چالوں سے پوری طرح باخبر بھی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور اس بنا پر اقبال کو "حالی اسکول" کی پیداوار کہنا ایک طائر سدرہ نشین کو ہم پرواز عقاب و شاہیں قرار دینا ہے۔

آخر میں فاضل مقالہ نگار نے اقبال کی زباندانی پر جن لوگوں نے اعتراضات کئے تھے اُن کو محققانہ

جوابات دیئے ہیں۔ مگر پھر خود ہی یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ان کے یہاں ادب وانشا کی خامیاں ضرور ہیں۔ اور اس کی وجہ غالباً یہ ہوسکتی ہے کہ اُن کا وطن مرکز زبان سے بہت دور سیالکوٹ میں واقع ہوا ہے ہماری رائے میں اول تو جس چیز کو خامی کہا جاتا ہے وہ "خامی" نہیں۔ بلکہ ذوق اختراع وایجاد کی ایک جستہ بے پروا کا مظاہرہ ہے جو اقبال ایسے جدت پسند، ندرت کے خوگر اور ٹھوس فلسفیانہ مضامین بیان کرنے والے شاعر کے لئے ناگزیر ہے۔ اور پھر بقول جناب مؤلف "غرابت بیان کے بالمقابل اُس کی کوئی حقیقت نہیں"۔

ان دو ایک جزوی باتوں سے قطع نظر، یہ مقالہ اُردو ادب کے ذخیرہ میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ ارباب علم وادب کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

الاصلاح

دائرۂ حمیدیہ کا ماہوار علمی ومذہبی رسالہ اڈیٹر مولانا امین احسن اصلاحی مقام اشاعت سرائے میر اعظم گڑھ۔ چندہ سالانہ للعہ روپیہ۔

مولانا حمید الدین صاحب فراہی دور آخر کے اُن نامور علماء ہند میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی ہمیشہ قرآن مجید کے معانی وحقائق پر غور وفکر کے لئے وقف رکھی اور جنہیں خداوند تعالیٰ نے ایک خاص قسم کے ذوق قرآنی سے نوازا تھا۔ دائرۂ حمیدیہ مولانائے مرحوم کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے جس کا مقصد مولانا مرحوم کی تصنیفات اور اردو میں ان کے تراجم شائع کرنا ہے۔ اس ادارہ کی طرف سے ایک ماہوار رسالہ بھی الاصلاح کے نام سے نکلتا ہے۔

یہ رسالہ قرآنی حقائق پر اعلیٰ قسم کے مضامین پیش کرتا ہے۔ تحریکات جدیدہ سے متعلق بھی ایک آدھ مفید مضمون ہوتا ہے۔ شذرات میں عموماً جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ہمارے خیال میں وہ سنجیدہ ومتین